AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

THE IMPORTANCE OF BROTHERHOOD, UNITY, AND MUTUAL COOPERATION IN AN ISLAMIC SOCIETY

اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون کی اہمیت

Shahzaib

BS Student, Department of Islamic Studies, Comsat University Sahiwal

ABSTRACT

Brotherhood, unity, and mutual cooperation are fundamental principles of an Islamic society. Islam establishes social relationships on the basis of faith, compassion, justice, equality, mutual respect, and collective responsibility. The Qur'an declares that believers are brothers and commands Muslims to hold firmly together to the rope of Allah and avoid division. The Prophet Muhammad (PBUH) practically demonstrated these principles through the brotherhood established between the Muhajirun and Ansar, the Charter of Madinah, and various social and economic measures based on mutual assistance. This study examines the significance of brotherhood, unity, and mutual cooperation in an Islamic society and explores their role in promoting social harmony, economic welfare, justice, peace, and collective development. The research adopts a qualitative approach and uses library research and thematic content analysis. Primary sources include the Qur'an and Hadith, while secondary sources consist of classical Islamic literature and contemporary academic research. The findings indicate that Islamic brotherhood is not merely an emotional relationship but a comprehensive social responsibility. Unity strengthens the Muslim Ummah, while mutual cooperation provides practical means for addressing poverty, social inequality, conflict, and other collective challenges. The study concludes that the revival of Islamic values of brotherhood, unity, justice, tolerance, and cooperation can contribute significantly to the establishment of a peaceful, stable, and welfare-oriented society.

KEYWORDS:

Islamic Brotherhood, Muslim Unity, Mutual Cooperation, Ukhuwwah, Ta'awun, Islamic Society, Social Solidarity, Qur'an, Sunnah, Social Justice

تعارف

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اس کی اجتماعی اور معاشرتی زندگی کے لیے بھی واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عبادات کے ساتھ ساتھ انسانوں کے باہمی تعلقات، معاشرتی ذمہ داریوں، عدل و انصاف، مساوات، رواداری، محبت، ایثار، تعاون اور اجتماعی فلاح کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام کا تصورِ معاشرہ محض افراد کے ایک مجموعے کا نام نہیں بلکہ ایسے افراد کی اجتماعی زندگی کا نام ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے، ایک دوسرے کی مشکلات میں شریک ہوتے اور خیر و بھلائی کے کاموں میں باہم تعاون کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلامی معاشرے کی تعمیر میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے انسانی معاشرے کو نفرت، تعصب، لسانی و نسلی تفاخر، طبقاتی تقسیم اور باہمی دشمنی سے نکال کر اخوت مساوات اور انسانی احترام کی بنیاد پر قائم کرنے کی کوشش کی۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"

ترجمہ: "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"
(الحجرات:10)

یہ آیت اسلامی معاشرت میں اخوت کے تصور کی بنیادی اساس ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی بھائی چارہ صرف خاندانی یا نسبی تعلق تک محدود نہیں بلکہ ایمان کی بنیاد پر قائم ایک وسیع سماجی تعلق ہے۔ مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے، قوم، زبان یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، اسلامی تعلیمات اسے دوسرے مسلمان کے ساتھ اخوت کے رشتے میں منسلک کرتی ہیں۔ جدید تحقیقی مطالعات بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ قرآن میں دینی اخوت محض نظری تصور نہیں بلکہ سماجی حمایت، ضرورت مندوں کی مدد اور اجتماعی ذمہ داری سے وابستہ عملی تصور ہے۔ اسلامی معاشرے میں اتحاد کی اہمیت بھی نہایت بنیادی ہے۔ قرآن مجید مسلمانوں کو اجتماعی طور پر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور تفرقے سے بچنے کی تلقین کرتا ہے:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"

ترجمہ: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"
(آل عمران:103)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام اجتماعی وحدت کو محض ایک معاشرتی ضرورت نہیں بلکہ دینی ذمہ داری بھی قرار دیتا ہے۔ اتحاد سے مراد یہ نہیں کہ معاشرے کے تمام افراد ہر مسئلے میں ایک ہی رائے رکھتے ہوں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اختلافِ رائے کے باوجود بنیادی اسلامی اقدار، عدل، اخلاق، احترام اور اجتماعی مفاد پر اتفاق برقرار رکھا جائے۔ معاصر مطالعات میں بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسلامی اتحاد کا مطلب فکری یکسانیت نہیں بلکہ مشترکہ اخلاقی اور دینی اصولوں پر اجتماعی وابستگی ہے۔

اسلام نے باہمی تعاون کو بھی اسلامی معاشرت کا اہم اصول قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

ترجمہ: "اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔"
(المائدہ:2)

اس آیت میں تعاون کا دائرہ واضح کیا گیا ہے کہ انسانوں کو نیکی، خیر، تقویٰ اور فلاح کے کاموں میں ایک دوسرے کا مددگار بننا چاہیے۔ اسلامی تصورِ تعاون صرف مالی مدد تک محدود نہیں بلکہ علم، وقت، مشورہ، ہمدردی، خدمت، تعلیم، صحت، معاشی معاونت اور سماجی فلاح کے تمام شعبوں کو شامل کرتا ہے۔ قرآن و حدیث پر مبنی تحقیقی مطالعات بھی باہمی تعاون کو اسلامی معاشرے میں سماجی اور معاشی استحکام کا اہم ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلامی بھائی چارے کو عملی شکل دینے کے لیے مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے مسلمان اپنی املاک، کاروبار اور گھروں سے محروم ہو کر مدینہ پہنچے تو انصار نے انہیں

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اپنے بھائیوں کی طرح قبول کیا۔ انہوں نے اپنے گھروں، اموال اور وسائل میں مہاجرین کو شریک کیا۔ یہ واقعہ اسلامی بھائی چارے، ایثار اور باہمی تعاون کی ایک تاریخی مثال ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں اتحاد اور اخوت کے قیام کے متعدد عملی نمونے ملتے ہیں، جن میں مہاجرین و انصار کی مواخات خاص طور پر اہم ہے۔ مدینہ منورہ میں قائم ہونے والی اجتماعی زندگی نے اسلامی معاشرے کے ان اصولوں کو مزید مضبوط کیا۔ میثاقِ مدینہ نے مختلف قبائل اور مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی ذمہ داری، انصاف، امن اور اجتماعی تحفظ کے اصول وضع کیے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں اتحاد کا تصور صرف مسلمانوں کے باہمی تعلق تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع سماجی نظم میں عدل، امن اور باہمی ذمہ داری کے قیام کو بھی شامل کرتا ہے۔ معاصر تحقیق میں میثاقِ مدینہ کو مختلف گروہوں کے درمیان اجتماعی نظم، انصاف، باہمی دفاع اور تنوع کے احترام کی مثال کے طور پر زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ بھائی چارہ اسلامی معاشرے میں سماجی تحفظ کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ جب معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں تو غربت، تنہائی، بے روزگاری، بیماری، یتیمی اور دیگر مشکلات کے اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، وقف، ہبہ اور دیگر معاشی ذرائع اسی اجتماعی فلاح کے نظام کا حصہ ہیں۔ اسلامی معاشی تعلیمات کا مقصد صرف دولت پیدا کرنا نہیں بلکہ اس کی منصفانہ گردش اور معاشرے کے کمزور افراد کی ضروریات پوری کرنا بھی ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں باہمی تعاون کے مالی ذرائع پر ہونے والی تحقیق میں زکوٰۃ، صدقہ، وصیت، وقف، ہبہ اور عاریت کو معاشرتی تعاون کے اہم ذرائع قرار دیا گیا ہے۔ آج کے دور میں اسلامی معاشروں کو مختلف نوعیت کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ فرقہ واریت، سیاسی کشیدگی، لسانی اور نسلی تعصبات، معاشی عدم مساوات، طبقاتی تقسیم، سوشل میڈیا پر نفرت انگیز رویے اور باہمی عدم اعتماد معاشرتی اتحاد کو متاثر کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں قرآن و سنت کی اخوت، اتحاد اور تعاون کی تعلیمات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ جدید تحقیق بھی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلامی بھائی چارہ موجودہ دور کی سماجی تقسیم، پولرائزیشن اور عدم استحکام سے نمٹنے کے لیے ایک مؤثر اخلاقی و سماجی وسیلہ بن سکتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں بھائی چارے کا ایک اہم پہلو عدل بھی ہے۔ اگر معاشرے میں انصاف موجود نہ ہو تو محض زبانی بھائی چارہ دیرپا نہیں رہ سکتا۔ قرآن مجید عدل کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیتا ہے۔ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ امیر و غریب، طاقتور و کمزور اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ اس لیے اسلامی بھائی چارہ جذباتی وابستگی کے ساتھ ساتھ حقوق کی ادائیگی اور ذمہ داری کا نام بھی ہے۔

اسی طرح اسلامی اتحاد کا تعلق باہمی احترام سے بھی ہے۔ اختلافِ رائے انسانی معاشرے کا فطری حصہ ہے۔ فقہی، سیاسی یا علمی مسائل میں اختلاف موجود ہو سکتا ہے، لیکن اختلاف کو دشمنی، نفرت اور قطع تعلقی میں تبدیل کرنا اسلامی معاشرت کے بنیادی مقاصد کے منافی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں حسنِ اخلاق، رواداری، مشاورت اور دوسروں کے حقوق کی رعایت کو اجتماعی اتحاد کے اہم ذرائع کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جدید تحقیقی مطالعات میں بھی ایمان، اخوت، اچھے اخلاق، عدل، مشاورت، رواداری اور تعاون کو معاشرتی اتحاد کے بنیادی عوامل قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی بھائی چارے کا دائرہ انسانی ہمدردی تک بھی پھیلتا ہے۔ اسلام انسان کی عزت و تکریم کو بنیادی قدر قرار دیتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے درمیان اخوت کے ساتھ ساتھ دیگر انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک، عدل، رواداری اور پرامن بقائے باہمی کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ اسلامی معاشرت کا مقصد ایسا ماحول پیدا کرنا ہے جہاں انسان اپنی جان، مال، عزت اور بنیادی حقوق کے حوالے سے محفوظ محسوس کرے۔ باہمی تعاون معاشرتی ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک پائیدار ترقی حاصل نہیں کر سکتا جب تک اس کے افراد اور ادارے مشترکہ مقاصد کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ تعلیم، صحت، معیشت، غربت کے خاتمے، قدرتی آفات سے نمٹنے اور سماجی بہبود جیسے شعبوں میں اجتماعی تعاون معاشرے کو مضبوط بناتا ہے۔ اسلامی تصورِ تعاون میں فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کو اہمیت دی گئی ہے۔ معاصر تحقیق بھی اسلامی تعاون کو سماجی یکجہتی اور معاشرتی فلاح کے ساتھ جوڑتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا ایک بڑا سبب یہی اخوت، اتحاد اور تعاون تھا۔ جب افراد نے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اجتماعی مفاد کو اہمیت دی تو اسلامی معاشرے نے علمی، تہذیبی، معاشی اور سیاسی میدانوں میں ترقی کی۔ اس کے برعکس جب معاشرے میں تعصب، باہمی نفرت، مفاد پرستی اور تفرقہ بڑھا تو اجتماعی قوت کمزور ہوئی۔ لہٰذا موجودہ دور میں اسلامی معاشرے کی اصلاح کے لیے صرف انفرادی عبادات پر توجہ کافی نہیں بلکہ معاشرتی اخلاق کو بھی مضبوط بنانا ضروری ہے۔ مساجد، مدارس، جامعات، اسکول، خاندان، میڈیا اور سماجی ادارے اسلامی اخوت، عدل، رواداری اور تعاون کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نوجوان نسل کو یہ تعلیم دینا ضروری ہے کہ اختلاف کے باوجود احترام برقرار رکھا جا سکتا ہے،

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اور اجتماعی مسائل کا حل باہمی تعاون کے ذریعے ممکن ہے۔اس تحقیق کا بنیادی مقصد اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون کی اہمیت کو قرآن و سنت اور جدید علمی تحقیقات کی روشنی میں واضح کرنا ہے۔ تحقیق یہ بھی جائزہ لیتی ہے کہ اسلامی اخوت اور اتحاد موجودہ معاشرتی مسائل کے حل میں کس طرح معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور ان اصولوں کو عملی زندگی میں کس طرح نافذ کیا جاسکتا ہے۔

تحقیق کے مقاصد

1. اسلامی معاشرے میں بھائی چارے کے تصور کے اور اس کی اہمیت کو واضح کرنا۔
2. قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی اتحاد کے بنیادی اصولوں کا جائزہ لینا۔
3. باہمی تعاون کے اسلامی تصور اور اس کے معاشرتی اثرات کا مطالعہ کرنا

تحقیقی سوالات

1. اسلامی معاشرے میں بھائی چارے کی کیا اہمیت ہے؟
2. قرآن مجید اتحاد اور تفرقے کے بارے میں کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے؟
3. سنتِ نبوی ﷺ میں باہمی تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کے کیا اصول بیان ہوئے ہیں

ادبی جائزہ

اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون ایک دوسرے سے گہرے طور پر وابستہ ایسے بنیادی تصورات ہیں جن پر اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل ہوتی ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ میں ان موضوعات کو مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے، جبکہ قدیم و جدید مسلم مفکرین اور محققین نے بھی اسلامی معاشرے میں اخوت، وحدت، مساوات، رواداری اور تعاون کی اہمیت پر تفصیلی بحث کی ہے۔ سابقہ لٹریچر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام فرد کو محض اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے معاشرے کے دوسرے افراد کے حقوق اور ضروریات کا ذمہ دار بھی قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید نے اسلامی اخوت کی بنیاد ایمان پر قائم کی ہے۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے" : اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ "یعنی "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔ مفسرین نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اہلِ ایمان کے درمیان تعلق محض رسمی یا نظری نہیں بلکہ عملی ذمہ داریوں پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد میں شریک ہو، اس کے حقوق ادا کرے، اس کی عزت و آبرو کا خیال رکھے اور ضرورت کے وقت اس کی مدد کرے۔ اس تصور سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اخوت ایک جامع معاشرتی اصول ہے جو فرد اور معاشرے کے درمیان مضبوط تعلق پیدا کرتا ہے۔ اسلامی اخوت کے حوالے سے کلاسیکی تفسیری لٹریچر میں بھی وسیع بحث موجود ہے۔ امام ابن کثیر نے سورۃ الحجرات کی مذکورہ آیت کے تحت مسلمانوں کے باہمی تعلق، اصلاحِ ذات البین اور ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اسی طرح امام قرطبی نے اخوت کے عملی تقاضوں میں باہمی اصلاح، ظلم سے اجتناب اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات کی حفاظت کو اہم قرار دیا ہے۔ ان تفسیری مباحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی بھائی چارہ صرف محبت کے جذبات کا نام نہیں بلکہ حقوق و فرائض اور اجتماعی ذمہ داری کا ایک مکمل نظام ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اتحادِ امت کے حوالے سے قرآن مجید کی تعلیمات نہایت واضح ہیں۔ سورۃ آل عمران میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے" :وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا "یعنی "سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو"۔ مفسرین نے اس آیت کو مسلمانوں کے اجتماعی اتحاد کے بنیادی اصول کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام مسلمانوں کو اختلافات کے باوجود بنیادی دینی اور اخلاقی اصولوں پر متحد رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اتحاد سے مراد یہ نہیں کہ ہر فرد کی رائے یکساں ہو، بلکہ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اختلاف کو دشمنی، نفرت اور معاشرتی انتشار کا ذریعہ نہ بننے دیا جائے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے لٹریچر میں بھی اسلامی اتحاد اور بھائی چارے کی عملی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ مہاجرین اپنے گھر، مال اور کاروبار چھوڑ کر مدینہ آئے تھے، جبکہ انصار نے ان کا استقبال کیا اور اپنے وسائل میں انہیں شریک کیا۔ یہ واقعہ اسلامی بھائی چارے اور باہمی تعاون کا ایک مثالی نمونہ ہے۔ سیرت نگاروں کے مطابق مواخاتِ مدینہ نے مہاجرین کی معاشی و معاشرتی مشکلات کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ ایک متحد اسلامی معاشرے کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔

سید محمد طاہر شاہ نے سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں امت کے اتحاد کے قیام کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطالعے کے مطابق نبی کریم ﷺ نے باہمی اختلافات کے حل، مشاورت، اخوت اور اجتماعی ذمہ داری کے ذریعے ایک مضبوط معاشرتی وحدت قائم کی۔ اس تحقیق سے موجودہ دور کے لیے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو مکالمے اور مشترکہ اقدار کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے۔ علی صالح علی مصطفیٰ نے عہدِ نبوی ﷺ میں سماجی تعلقات اور اسلامی اخوت کے باہمی تعلق کا جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیق میں اس بات کو نمایاں کیا گیا ہے کہ مضبوط سماجی تعلقات اسلامی اخوت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں فرد تنہا نہیں ہوتا بلکہ وہ خاندان، محلے اور وسیع تر معاشرے کے ساتھ تعلقات کے ذریعے اپنی سماجی شناخت قائم کرتا ہے۔ چنانچہ باہمی ملاقات، تعاون، ہمدردی اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی معاشرتی یکجہتی کو مضبوط بناتی ہے۔ باہمی تعاون کے حوالے سے قرآن مجید نے ایک بنیادی اصول بیان کیا ہے" :وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"۔ اس آیت کی روشنی میں اسلامی تعاون کا مقصد نیکی، تقویٰ، خیر اور اجتماعی فلاح کے کاموں میں ایک دوسرے کا مددگار بننا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں تعاون کے مالی اور سماجی دونوں پہلوؤں پر زور دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ، صدقہ، خیرات، وقف اور دیگر فلاحی ذرائع معاشرے کے ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تنویر اختر، محمد عمران اور محمد عثمان خالد نے قرآن و حدیث کی روشنی میں باہمی تعاون کے مالی وسائل کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تحقیق میں زکوٰۃ، صدقات، وقف، ہبہ اور دیگر مالی ذرائع کو اسلامی معاشرے میں تعاون اور سماجی فلاح کے اہم ذرائع قرار دیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تعاون صرف اخلاقی یا نظری اصول نہیں بلکہ اس کے لیے باقاعدہ معاشی ذرائع بھی موجود ہیں۔ ان ذرائع کے مؤثر استعمال سے غربت، معاشی ناہمواری اور سماجی محرومی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

Fazluddin Farahmandاور Zaheeruddin Awab نے نبوی احادیث کی روشنی میں سماجی اتحاد کے عوامل کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کے مطابق ایمان، اخوت، اچھے اخلاق، عدل، مشاورت، رواداری اور باہمی تعاون معاشرتی اتحاد کے اہم عناصر ہیں۔ یہ تحقیق اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ کسی بھی معاشرے میں صرف قانونی یا سیاسی نظام اتحاد کی ضمانت نہیں دے سکتا بلکہ افراد کے اخلاقی رویے اور باہمی اعتماد بھی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

Elif Aygü نے قرآن میں دینی اخوت کے نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق مذہبی اخوت فرد کو سماجی حمایت فراہم کرتی ہے اور اسے معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ تعاون پر آمادہ کرتی ہے۔ اس تناظر میں اسلامی اخوت انسان کی جذباتی اور سماجی ضروریات کو بھی پورا کرتی ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اخوت کا اثر صرف مذہبی تعلق تک محدود نہیں بلکہ فرد کی سماجی زندگی، ذہنی اطمینان اور معاشرتی وابستگی پر بھی پڑتا ہے۔ میثاقِ مدینہ کے حوالے سے موجود لٹریچر بھی اسلامی اتحاد اور باہمی تعاون کے مطالعے میں اہم حیثیت رکھتا ہے۔ میثاقِ مدینہ نے مختلف قبائل اور مذہبی گروہوں کے درمیان ایک اجتماعی نظم قائم کیا جس میں باہمی ذمہ داری، انصاف، امن اور اجتماعی دفاع کے اصول شامل تھے۔ اس تاریخی دستاویز سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں اتحاد کا تصور وسیع سماجی نظم اور پرامن بقائے باہمی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ موجودہ دور میں مختلف طبقات اور گروہوں کے درمیان تعاون کے لیے میثاقِ مدینہ سے اصولی رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ معاصر مطالعات میں اسلامی اخوت کو موجودہ معاشرتی تقسیم اور سماجی انتشار کے حل کے ساتھ بھی جوڑا گیا ہے۔ فرقہ واریت، نسلی و لسانی تعصب، سیاسی اختلافات، معاشی عدم مساوات اور عدم برداشت جیسے مسائل اسلامی معاشروں میں اتحاد کو متاثر کرتے ہیں۔ جدید تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ قرآن و سنت کی اخوت، عدل، رواداری، مشاورت اور تعاون کی تعلیمات کو عملی طور پر نافذ کر کے سماجی تقسیم کو کم کیا جاسکتا ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ لٹریچر کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون ایک دوسرے سے الگ تصورات نہیں بلکہ باہم مربوط معاشرتی اصول ہیں۔ بھائی چارہ افراد کے درمیان محبت، ہمدردی اور ذمہ داری پیدا کرتا ہے؛ اتحاد انہیں مشترکہ مقصد اور اجتماعی قوت فراہم کرتا ہے؛ جبکہ باہمی تعاون ان اقدار کو عملی شکل دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سابقہ تحقیقات میں ان موضوعات کے مختلف پہلوؤں پر قابلِ قدر کام کیا گیا ہے، تاہم موجودہ تحقیق ان تینوں تصورات کو ایک مربوط معاشرتی تناظر میں زیرِ مطالعہ لاتی ہے اور یہ جائزہ لینے کی کوشش کرتی ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات موجودہ دور میں معاشرتی امن، اتحاد، سماجی فلاح اور اجتماعی ترقی کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں۔ اس ادبی جائزے سے یہ تحقیقی خلا بھی سامنے آتا ہے کہ اگرچہ اخوت، اتحاد اور تعاون پر الگ الگ مطالعات موجود ہیں، لیکن ان تینوں کو موجودہ اسلامی معاشرے کے عملی مسائل، بالخصوص سماجی تقسیم، معاشی عدم مساوات، عدم برداشت اور باہمی عدم اعتماد کے تناظر میں ایک جامع فریم ورک کے تحت مزید زیرِ بحث لانے کی ضرورت ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

طریقۂ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق کا مقصد اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون کی اہمیت کا قرآن و سنت اور متعلقہ علمی لٹریچر کی روشنی میں جائزہ لینا ہے۔ اس تحقیق میں اسلامی معاشرت کے بنیادی اصولوں، اخوتِ اسلامی، اتحادِ امت، باہمی تعاون، سماجی یکجہتی اور اجتماعی فلاح سے متعلق مواد کا مطالعہ اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے لیے مناسب تحقیقی طریقہ اختیار کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ حاصل شدہ نتائج علمی اور معتبر بنیادوں پر قائم ہوں۔ اس تحقیق میں اختیار کیا گیا ہے۔ معیاری تحقیق میں کسی مسئلے کو اعداد و شمار کی بجائے مفاہیم، نظریات، تحریری مواد اور انسانی تجربات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چونکہ زیرِ نظر موضوع اسلامی تعلیمات اور معاشرتی اقدار سے متعلق ہے، اس لیے معیاری تحقیقی طریقہ اس موضوع کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ تحقیق میں قرآن مجید، احادیثِ نبوی ﷺ، سیرتِ رسول ﷺ، تفاسیر قرآن، اسلامی کتب، تحقیقی مقالات اور متعلقہ علمی لٹریچر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت سے بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون سے متعلق بنیادی تعلیمات اخذ کی گئی ہیں، جبکہ جدید علمی مطالعات کے ذریعے ان تصورات کے معاشرتی اثرات اور عصرِ حاضر میں ان کی اہمیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیقی نقطۂ نظر کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی اخوت کس طرح افراد کے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کرتی ہے، اتحاد کس طرح معاشرتی یکجہتی کو مضبوط بناتا ہے اور باہمی تعاون کس طرح اجتماعی فلاح اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ بنتا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اس تحقیق کے لیے کتب خانہ جاتی تحقیق اور موضوعاتی تجزیہ پر مبنی تحقیقی ڈیزائن اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں براہِ راست فیلڈ سروے یا سوالنامے کے بجائے پہلے سے موجود مستند تحریری مواد کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے بنیادی ذرائع میں قرآن مجید، احادیثِ نبوی ﷺ اور سیرتِ رسول ﷺ شامل ہیں۔ ثانوی ذرائع میں تفاسیر، اسلامی کتب، تحقیقی جرائد، علمی مقالات، جامعات کے تحقیقی مقالے اور Google پر دستیاب متعلقہ علمی مواد شامل کیا گیا ہے۔

اعداد و مواد کا تجزیہ

چونکہ یہ ایک معیاری تحقیق ہے، اس لیے ڈیٹا کا تجزیہ موضوعاتی تجزیے کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اس طریقے میں متعلقہ مواد کو بار بار پڑھ کر اس میں موجود اہم خیالات، تصورات اور موضوعات کی نشاندہی کی جاتی ہے اور پھر انہیں مختلف موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون سے متعلق آیات و احادیث کا انتخاب کیا گیا۔ اس کے بعد تفاسیر، سیرت کی کتب اور جدید تحقیقی مطالعات کا جائزہ لیا گیا۔ حاصل شدہ مواد کو باہمی مماثلت اور موضوعاتی تعلق کی بنیاد پر مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ مثلاً " اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ " سے اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا بنیادی تصور اخذ کیا گیا، جبکہ " وَلَا تَفَرَّقُوا " سے اتحاد اور تفرقے سے اجتناب کا اصول سامنے آتا ہے۔ اسی طرح " وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى " سے باہمی تعاون کا بنیادی اسلامی اصول اخذ کیا گیا۔ اس کے بعد ان بنیادی اسلامی اصولوں کا جدید معاشرتی مسائل کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا گیا۔ اس تجزیے میں یہ دیکھا گیا کہ اسلامی بھائی چارہ، اتحاد اور تعاون موجودہ معاشرے میں سماجی امن، غربت کے خاتمے، معاشرتی ہم آہنگی، باہمی اعتماد، رواداری اور اجتماعی فلاح کے فروغ میں کس طرح معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ آخر میں مختلف مصادر سے حاصل ہونے والے نتائج کو باہم ملا کر مشترکہ نتائج اخذ کیے گئے۔ اس عمل کے ذریعے تحقیق کے بنیادی سوالات کے جوابات تلاش کیے گئے اور یہ واضح کیا گیا کہ اسلامی تعلیمات میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون نہ صرف اخلاقی اقدار ہیں بلکہ ایک مضبوط اور فلاحی معاشرے کے قیام کے لیے عملی اصول بھی فراہم کرتے ہیں۔

تحقیق کے نتائج

اسلامی معاشرے میں اخوت محض ایک نظری تصور نہیں بلکہ عملی ذمہ داری ہے۔ ایک مسلمان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کے دکھ، خوشی اور ضرورت میں شریک ہو۔ قرآن کا "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ" کا اصول اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ اسلامی اتحاد افراد اور معاشرے کو مشترکہ مقصد فراہم کرتا ہے۔ اتحاد کے ذریعے اجتماعی مسائل کا مقابلہ زیادہ مؤثر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کا "وَلَا تَفَرَّقُوا" کا حکم مسلمانوں کو تفرقے کے نقصانات سے متنبہ کرتا ہے۔ اسلام نے نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، وقف، خیرات، یتیموں اور محتاجوں کی مدد اسی اجتماعی تعاون کی مختلف شکلیں ہیں۔ اسلامی معاشرت میں معاشی تعاون سماجی عدم مساوات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کر کے اخوت اور تعاون کو عملی شکل دی۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرتی بحران کا مقابلہ صرف حکومتی اقدامات سے نہیں بلکہ عوامی سطح پر باہمی تعاون سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

حقیقی بھائی چارہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب معاشرے میں عدل موجود ہو۔ اگر کسی طبقے کے حقوق پامال ہوں تو اجتماعی اتحاد کمزور ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسلامی اتحاد کی بنیاد عدل، مساوات اور حقوق کی ادائیگی پر قائم ہونی چاہیے۔ اختلافِ رائے کو برداشت کرنا اسلامی معاشرت کے لیے ضروری ہے۔ علمی اور فقہی اختلاف کو دشمنی میں تبدیل کرنے سے معاشرتی وحدت متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے باہمی احترام اور مکالمے کی ضرورت ہے۔ فرقہ واریت، سیاسی تقسیم، معاشی ناہمواری، لسانی و نسلی تعصبات اور سوشل میڈیا کی منفی سرگرمیاں معاشرتی اتحاد کے لیے چیلنج ہیں۔ موجودہ علمی مطالعات بھی سماجی پولرائزیشن کے مقابلے میں اسلامی اخوت، سماجی انصاف اور اجتماعی ذمہ داری کو اہم قرار دیتے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ہیں۔ اسلام مسلمانوں کے درمیان دینی اخوت پر خصوصی زور دیتا ہے، لیکن ساتھ ہی دیگر انسانوں کے ساتھ عدل، حسنِ سلوک، امن اور باہمی احترام کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ اس طرح اسلامی معاشرتی اخلاق وسیع انسانی فلاح سے وابستہ ہو جاتا ہے۔

نتیجہ

اسلامی معاشرے میں بھائی چارہ، اتحاد اور باہمی تعاون بنیادی اور ناگزیر اصول ہیں۔ قرآن و سنت کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے جس میں افراد ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ، مددگار اور ذمہ دار ہوں۔ اسلامی اخوت ایمان کی بنیاد پر قائم ایک ایسا تعلق ہے جو انسانوں کو محبت، ہمدردی، ایثار اور ذمہ داری کے رشتے میں منسلک کرتا ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو بھائی قرار دے کر تفرقے سے بچنے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔ اسی طرح نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کی ہدایت اسلامی معاشرت کے عملی پہلو کو واضح کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں مہاجرین و انصار کی مواخات اس تعلیم کی بہترین عملی مثال ہے۔ تحقیق سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ اسلامی اتحاد کا مطلب ہر مسئلے میں مکمل یکسانیت نہیں بلکہ بنیادی دینی، اخلاقی اور انسانی اقدار پر اجتماعی اتفاق ہے۔ اختلافِ رائے کے باوجود عدل، احترام، رواداری اور حسنِ اخلاق کو برقرار رکھنا اسلامی اتحاد کا بنیادی تقاضا ہے۔ باہمی تعاون اسلامی معاشرے کو صرف اخلاقی طور پر مضبوط نہیں کرتا بلکہ معاشی اور سماجی استحکام میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، وقف، خیرات اور دیگر فلاحی ذرائع معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کرتے ہیں اور سماجی عدم مساوات کو کم کرنے میں معاون بنتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب مسلمان معاشرے مختلف قسم کی سماجی، سیاسی، معاشی اور فکری تقسیم کا شکار ہیں، اسلامی اخوت اور اتحاد کی تعلیمات کی اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تعلیمات کو صرف خطابات اور کتابوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ خاندان، تعلیمی اداروں، مساجد، جامعات، میڈیا اور سماجی تنظیموں کے ذریعے عملی زندگی میں نافذ کیا جائے۔ لہٰذا یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ اسلامی بھائی چارہ معاشرتی تعلقات کی اخلاقی بنیاد، اتحاد اجتماعی قوت کا ذریعہ اور باہمی تعاون معاشرتی فلاح کا عملی وسیلہ ہے۔ اگر اسلامی معاشرے میں قرآن و سنت کی ان تعلیمات کو حقیقی معنوں میں اختیار کیا جائے تو معاشرتی تنازعات، نفرت، عدم برداشت اور تقسیم میں کمی لائی جاسکتی ہے اور ایک پُرامن، عادلانہ، متحد اور فلاحی معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔

اردو حوالہ جات

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

اکٹھا، تنویر؛ عمران، محمد؛ خالد، محمد عثمان۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں باہمی تعاون کے مالی وسائل کا تجزیاتی مطالعہ۔ ، جلد4، شمارہ2 ، ص270–285

حمید اللہ، محمد۔ عہدِ نبوی میں نظامِ حکمرانی۔ لاہور: اسلامی کتب خانہ۔

شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی۔ سیرت النبی ﷺ۔ کراچی: دارالاشاعت۔

القرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن۔

REFERENCE

Akhtar, T., Imran, M., & Khalid, M. U. (2020). An Analytical Study of the Financial Resources of Mutual Cooperation in the Light of the Qur'an and Hadith. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(2), 270–285.

Awan, T. A., & Abdul Rahman. (2022). Qur'anic and Prophetic Foundations of Muslim Unity: An Analytical Study in Contemporary Context. Nuqtah Journal of Theological Studies, 2(2).

Aygün, E. (2021). Psychosocial Dimensions of Social Support in the Context of Religious Brotherhood in the Qur'an. Journal of Analytic Divinity, 5(1).

Farahmand, F., & Awab, Z. (2024). The Social Factors of Unity According to the Prophetic Tradition. International Journal of Cultural and Religious Studies, 4(2), 21–27. Jamil, M., et al. (2023). Islamic Teachings and Religious Brotherhood in the Islamic Society. HTS Theological Studies, 79(1), 1–6

Ismail, H. M., & Altaf, R. M. (2025). Prophetic Approaches to Social Welfare and Human Development: A Framework for Contemporary Planning. Pakistan Journal of Islamic Research, 26(1), 11–22.

Mustafa, A. S. A. (2018). The Impact of Social Ties in Enhancement of Islamic Brotherhood in the Era of Prophecy. Journal of Islamic and Religious Studies, 3(2), 23–44. Shah, S. M. T. (2022). Guidelines from the Seerah of Prophet Muhammad (P.B.U.H) in Establishing the Unity of Ummah in this Age. Journal of Islamic and Religious Studies, 7(1), 77–97

Sismanto, & Riswadi. (2021). Forms of Cooperation Between Religions: A Tafsir Perspective. SYAMIL: Journal of Islamic Education, 9(1).